

مسئلہ کشمیر پر قومی یک جہتی کے اہتمام کی ضرورت

جنیوا کے انسانی حقوق کمیشن میں کشمیر کے حوالے سے پاکستان کی قرار داد کی واپسی ان دنوں قومی حلقوں میں زیر بحث ہے۔ یہ قرار داد مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کے مظالم اور انسانی حقوق کی پامالی کی مذمت کے لیے پیش کی گئی تھی، لیکن ووٹنگ سے قبل چین اور ایران کے کہنے پر واپس لے لی گئی۔ حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ قرار داد کا مقصد مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنا تھا جو ووٹنگ کے بغیر حاصل ہو گیا ہے اور چین اور ایران جیسے دوست ممالک کے مشورہ کو نظر انداز کرنا مشکل تھا، اس لیے قرار داد موخر کر دی گئی۔ جبکہ اپوزیشن کے راہ نماؤں کا کہنا ہے کہ حکومت نے قرار داد واپس لے کر مسئلہ کشمیر کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور ان مجاہدین کشمیر کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے جو اس وقت مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کے ظلم و تشدد کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ حکومتی حلقوں اور اپوزیشن کی اس کشمکش سے قطع نظر بین الاقوامی پریس کا یہ تجزیہ بھی قابل توجہ ہے کہ قرار داد کے لیے جو محنت ضروری تھی، پاکستان کی وزارت خارجہ اس کا اہتمام نہیں کر سکی، حتیٰ کہ قرار داد کی حمایت میں مسلم ممالک سے روابط اور انہیں قائل کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے انسانی حقوق کمیشن میں قرار داد کی منظوری کے امکانات مخدوش تھے اور پاکستان نے شکست سے بچنے کے لیے قرار داد کو واپس لینے یا موخر کرنے میں عافیت سمجھی ہے۔

بہر حال جو کچھ ہوا، اس کے اسباب کچھ بھی ہوں، اس سے مجاہدین کشمیر کو نقصان پہنچا ہے، پاکستان کی ساکھ مجروح ہوئی ہے اور بھارت کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ اسے اپنی سفارتی فتح

قرار دے کر پاکستان کو اپنی شرائط پر دوبارہ مذاکرات کی دعوت دے رہا ہے۔ اور اس بات میں بھی شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ پاکستان کی وزارت خارجہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہی ہے جس کا نوٹس قومی سطح پر لیا جانا ضروری ہے۔

اس مرحلہ پر چین اور ایران کا طرز عمل بھی سنجیدہ غور و فکر اور تجزیہ کا متقاضی ہے کہ یہ دونوں ملک مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کے ہمیشہ حامی رہے ہیں اور ان کی حمایت پاکستان اور کشمیری حریت پسندوں کے لیے تقویت کا باعث رہی ہے، لیکن اب انسانی حقوق کمیشن میں پیش کردہ قرار داد بھی انہی کے کہنے پر پاکستان کو واپس لینا پڑی ہے۔ اس کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ انہوں نے پاکستان کو واضح شکست سے بچانے کے لیے قرار داد واپس لینے کا مشورہ دیا ہو، لیکن ہم اس مسئلہ کے ایک اور پہلو کو سامنے لانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ جب سے امریکی حلقوں کی طرف سے کشمیر یا اس کے ایک بڑے حصے کو خود مختار ملک کی حیثیت دینے کی تجویز سنجیدگی کے ساتھ سامنے آئی ہے اور کشمیر میں رائے شماری کے لیے بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کے علاوہ خود مختاری کا تھرڈ آپشن شامل کرنے پر زور دیا جا رہا ہے، اس وقت سے یہ خدشات بڑھتے جا رہے ہیں کہ امریکہ دراصل خود مختار کشمیر کو اپنے فوجی اڈے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے جس کا مقصد چین کے متوقع عالمی کردار سے نمٹنا ہے۔ اس صورت حال میں اگر مسئلہ کشمیر کے حوالہ سے چین کے طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے تو اسے اس کے قومی مفادات سے الگ کر کے دیکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ ایران کی صورت حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ ان حالات میں، جبکہ ایک طرف مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور نئے کشمیری عوام پر بھارتی افواج کے مظالم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور دوسری طرف مسئلہ کشمیر کے حوالہ سے بین الاقوامی اور علاقائی طور پر دوست ممالک کی ترجیحات میں واضح تبدیلیاں دکھائی دے رہی ہیں، وزارت خارجہ کی ست روی اور مسئلہ سے نمٹنے کے لیے روایتی طرز عمل پر قناعت انتہائی تکلیف دہ بات ہے اور اس سے زیادہ اذیت ناک بات یہ ہے کہ حکومتی پارٹیوں اور اپوزیشن نے مسئلہ کی نزاکت کا احساس کرنے اور مسئلہ کشمیر پر مشترکہ قومی موقف اختیار کرنے کے بجائے اس نازک قومی مسئلہ کو بھی باہمی کشمکش اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ ہم حکومت اور اپوزیشن سے گزارش کریں گے کہ وہ اپنے اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں اور

مل بیٹھ کر مسئلہ کشمیر پر مشترکہ موقف اور پالیسی اختیار کریں تاکہ اہل پاکستان آزادی کشمیر کے سلسلہ میں اپنی قومی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔

جناب محمد مسعود اظہر کی گرفتاری

ماہنامہ صدائے مجاہد کراچی کے مدیر جناب محمد مسعود اظہر کو گزشتہ دنوں سری نگر میں گرفتار کر لیا گیا۔ وہ باقاعدہ ویزا پر بھارت گئے تھے اور مقبوضہ کشمیر کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے وہاں پہنچے ہی تھے کہ گرفتار کر لیے گئے اور مبینہ طور پر انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر یا دنیا کے کسی بھی خط میں حالات کا جائزہ لینا اور وہاں کی صورت حال سے اپنے قارئین کو باخبر رکھنا ہر صحافی کی پیشہ ورانہ ذمہ داری ہے اور کسی بھی صحافی کو اس کے اس حق سے محروم کرنا صحافت کے مسلم اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ ہم انسانی حقوق کے عالمی اداروں، مسلم حکومتوں اور بین الاقوامی پریس سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پاکستانی صحافی محمد مسعود اظہر کی گرفتاری کا نوٹس لیں اور انہیں بھارت کی مسلح فورسز کے تشدد سے بچانے اور ان کی رہائی کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

ورلڈ اسلامک فورم کا دوسرا سالانہ بین الاقوامی سیمینار

۶ اگست ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ و اتوار اسلامک سنٹر ریسرچ پارک لندن میں منعقد ہوگا جس میں مختلف ممالک کے ممتاز دانش ور اور علماء کرام تعلیم اور میڈیا کے حوالہ سے اہل علم کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالیں گے اور ورلڈ اسلامک فورم کے آئندہ پروگرام کا اعلان کیا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔
تفصیلی پروگرام کا اعلان آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔
(مولانا محمد عیسیٰ منصور سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک فورم)

71 DELAFIELD HOUSE CHRISTIAN STREET

LONDON E1 1QD (UK), TEL 071 265 1990